نظیر اکبر آبادی

نظیر کا اصل نام ولی محمد ہے۔ آپ ۱۷۳۵ء میں دِلی میں پیدا ہوئے مگر چونکہ عمر کا زیادہ حصہ اکبر آباد میں گزارا' اس لئے اپنے نام کے ساتھ اکبر آبادی لکھتے تھے۔ بارہ بھائیوں میں صرف نظیر زندہ بچے۔ اس لئے ماں باپ کی آنکھوں کا تارا تھے۔ احمد شاہ ابدالی کے حملے کے وقت اپنی ماں اور نانی کو ساتھ لے کر آگرہ پہنچے اور تاج محل کے قریب مکان میں رہنے لگے۔ نظیر کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں۔ تاہم وہ عربی' فارسی' ہندی اور ہندوستان کی کئی دوسری زبانیں جانتے تھے۔ ان کا مزاج قلندرانہ تھا۔ اسی مزاج کی وجہ سے وہ درباروں سے دور رہے۔ نواب سعادت علی خان نے انہیں لکھنؤ بُلوایا' وہ نہ گئے۔ اسی طرح بھرت پور کے رئیس کی دعوت بھی ٹھکرا دی۔ متھرا میں کچھ عرصہ معلم رہے مگر جلد ہی نوکری چھوڑ کر آگرہ آگئے اور سترہ روپے ماہوار پر لالہ بلاس رام کے بچوں کے اتالیق ہو گئے۔ نظیر نے طویل عمر پائی۔ آخری عمر میں فالج کے عارضے میں مبتلا ہوئے اور اسی بیماری کے باعث ۱۸۳۰ء میں انتقال کیا۔

نظیر اکبر آبادی نے میر سودا' ناسخ و آتش اور انشاء و جرأت کا زمانہ دیکھا' مگر اپنی آزاد طبیعت کے باعث سب سے الگ رہے۔ اُن کی شاعری عوامی ہے۔ انہوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول' اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے شعر و سخن کے لئے ایسے موضوعات کا انتخاب کیا جن کا تعلق براہِ راست عوام الناس' بالخصوص غریب اور مفلس طبقے سے تھا۔ ان کی نظموں میں مناظرِ فطرت' مذہبی تہوار' سماجی رسوم' میلوں ٹھیلوں' جانوروں حتیٰ کہ پھلوں اور سبزیوں کا جابجا ذکر دکھائی دیتا ہے۔ انہوں نے اُردو نظم گوئی کے دامن کو وسیع کیا۔

انہوں نے طویل اخلاقی اور اصلاحی نظمیں لکھیں۔ ان کے علاوہ مناظرِ فطرت' موسموں اور تہواروں پر ان کی نظمیں پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ یہ نظمیں ان کے غیر معمولی مشاہدے اور زندگی کے گہرے تجربوں کی عکاس ہیں۔ نظیر کی زبان عام فہم اور سادہ ہے۔ اُن کی شاعری کا ضخیم کلیات اُردو ادب میں بڑی اہمیت رکھتا ہے۔

برسات کی بہاریں

(نظیرؔ اکبر آبادی)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو منظر نگاری اور حسین فطرت سے آگاہ کرنا۔

۲۔ نظیرؔ اکبر آبادی کی شاعری سے روشناس کروانا۔

۳۔ اُردو نظم میں نظیرؔ اکبر آبادی کی اہمیت سے آگاہ کروانا۔

مشکل الفاظ: جل تھل ، جھجھاہٹ ، کاہی ، قطرات ، گلزار ، ہر جا

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ، باغات کی بہاریں
بُوندوں کی جھجھاہٹ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے، ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

بادل ہوا کے اُوپر ہو مست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دُھومیں مچا رہے ہیں
پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے
جنگل میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیئے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

سبزوں کی لہلہاہٹ، کچھ اَبر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی
سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی!
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

کیا کیا رکھے ہے یا رب، سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت
تیتر پُکارتے ہیں سُبحان تیری قدرت
کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

(کلیاتِ نظیر)

مشق

۱۔ مختصر جواب دیں۔

(i پہلے بند میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

(ii تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشاندہی کریں۔

(iii کیا چوتھے بند میں ردیف استعمال کی گئی ہے؟

(iv تیتر اللہ تعالٰی کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟

(v گلزار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

۲۔ ''قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے'' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۳۔ اِعراب کی مدد سے تلفظ واضح کریں۔

برسات ۔ لہلہاہٹ ۔ گلزار ۔ سبحان ۔ جھجھاہٹ

۴۔ مذکر اور مؤنث کی نشاندہی کریں۔

ہوا ۔ بادل ۔ بہار ۔ برسات ۔ سبزہ ۔ قدرت ۔ گلزار ۔ رنگ ۔ تیتر ۔ گھٹا

۵۔ جس نظم کے ہر بند میں ایک ہی مصرع بار بار دُہرایا جائے اُسے ''ٹیپ کا مصرع'' کہتے ہیں۔اس نظم میں ٹیپ کے مصرعے کی نشاندہی کریں۔

۶۔ مندرجہ ذیل الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں۔

لہلہاہٹ ۔ جل تھل ۔ گلزار ، گھٹائیں ۔ ماہ تابہ ماہی

۷۔ اس نظم میں شاعر نے برسات کے جو مناظر پیش کیے ہیں۔ان میں سے کوئی ایک منظر لکھیے۔

۸۔ اس نظم کے ہر بند میں کتنے مصرعے ہیں اور شاعری کی اصطلاح میں اس نظم کو کیا کہتے ہیں؟

۹۔ اس نظم کا کونسا بند آپ کو زیادہ پسند آیا؟ اپنی پسند کی وجہ بھی لکھیے۔

سرگرمی

کمرہ جماعت میں طلبہ کے مابین مختلف موسموں پر بحث کرائی جائے۔

اشاراتِ تدریس

۱۔ طلبہ کو نظیر اکبر آبادی کی شاعری کا تعارف کروائیں۔

۲۔ طلبہ کو شاعری صنف مخمس کی پہچان کروائیں۔

۳۔ طلبہ کو شاعری کی دیگر اصناف مثلاً غزل، مرثیہ، قصیدہ وغیرہ بتائیں۔